KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

حصۂ نظم بمعہ مشقی سوالات

نظم "جوابِ شکوہ"

(علامہ اقبال)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قدسی الاصل	فرشتوں جیسا	رفعت	بلندی	گردوں	آسمان
نالہ	فریاد	رضوان	جنت کا داروغہ	تگ و تاز	پرواز
سکان	باشندے	مکین	رہنے والے	کیف	مستی
اسرار	راز، بھید	اشک	آنسو	لبریز	پر
رہرو	مسافر	گِل	گیلی مٹی	کئی	ایران کا بادشاہوں کا لقب
الحاد	بے دینی	خوگر	عادت	پدر	باپ
پسر	بیٹا	بادہ آشام	شراب کی تاثیر والا	دہر	زمانہ
جبینوں	سجدوں	فاطرِ ہستی	دنیا کا مالک	قصور	محلات
مے	شراب	میخانہ	شراب خانہ	عیاں	ظاہر
یورش	یلغار، حملہ	تاتار	منگول	صنم خانہ	بت خانہ
عصرِ نو	نیا زمانہ	رخت	سامان	دوش	کندھا
تنک مایہ	بے حیثیت	پست	کمتر	بالا	سربلند

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

تن آسانی	کاہلی	اسلاف	بزرگ	سپر	ڈھال، حفاظت
ماسوا اللہ	اللہ کے دشمن	شمشیر	تلوار	درویش	فقیر، خوددار

نظم کی تشریح

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے　　پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے
قدسی الاصل ہے رفعت پہ نظر رکھتی ہے　　خاک سے اُٹھتی ہے گردوں پہ گذر رکھتی ہے
عشق تھا فتنہ گرو سرکش و چالاک میرا
آسمان چیر گیا نالۂ بیباک میرا

تشریح: علامہ محمد اقبال جواب شکوہ کے اس بند میں فرماتے ہیں۔ کہ کہ جو بات دل سے نکلتی ہے۔ اس میں درد اور سوز ہوتا ہے۔ لوگوں پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اگرچہ باتوں کے پر نہیں ہوتے۔ لیکن پر تاثیر باتوں میں رفتار کی طاقت موجود ہوتی ہے۔ اور وہ اُڑ کر دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ جاتی ہیں میں اللہ کا سچا عاشق ہوں۔ اسلئے میرے عشق میں سرکشی، نافرمانی، بیباکی اور فتنہ وفساد برپا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے جو فریاد کی۔ وہ آسمان کو چیر کر آگے نکل گئی۔

پیر گردوں نے کہا سن کہ کہیں ہے کوئی!　　بولے سیارے سر عرش بریں ہے کوئی
چاند کہتا تھا نہیں اہل زمین ہے کوئی　　کہکشاں کہتی تھی پوشیدہ یہی ہے کوئی
کچھ جو سمجھا میرے شکوے کو تو رضوان سمجھا
مجھے جنت سے نکالا ہوا انسان سمجھا

تشریح: میری فریاد سن کر بوڑھے آسمان نے کہا۔ کہ یہاں کوئی موجود ہے۔ سیاروں نے خیال ظاہر کیا۔ کہ کوئی عرش کے آس پاس موجود ہے اور فریاد کر رہا ہے۔ چاند نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ کوئی زمینی مخلوق ہے۔ آسمان پر موجود شمالاً جنوباً سفید پٹی (کہکشاں) نے محسوس کیا۔ کہ یہاں کوئی چھپ کر بیٹھا ہے۔ مجھے جنت کے داروغہ رضوان نے پہچان لیا۔ کیونکہ میں جنت میں اس کے ساتھ زندگی گذار

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

چکا تھا۔اس نے آسمان والوں کو طلع کیا۔کہ یہ تو وہ انسان ہے۔جو جنت سے نکالا گیا تھا۔

تھی فرشتوں کو حیرت کہ یہ آواز ہے کیا! عرش والوں پہ بھی کھلتا نہیں یہ راز ہے کیا
تا سرعرش بھی انسان کی تگ و تاز ہے کیا آگئی خاک کی چٹکی کو بھی پرواز ہے کیا
غافل آداب سے سکان زمین کیسے ہیں
شوخ و گستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں

تشریح: فرشتے بھی حیران تھے۔کہ یہ فریادی کون ہے۔عرش والے بھی اس راز سے بے خبر تھے۔ کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔جس نے عرش پر ہنگامہ کھڑا کیا ہے اگر یہ زمین پر بسنے والا انسان ہے۔تو وہ کیسے عرش تک پہنچ سکتا ہے۔وہ تو مٹی کا بنا ہوا پتلا ہے۔اس کے پر بھی نہیں۔پھر وہ کیسے پرواز کر کے اور آسمانوں کو چیر کر عرش کے قریب پہنچ گیا۔اور اس پرسکون ماحول میں شور وغل برپا کر دیا۔ایسا لگتا ہے۔ کہ زمین پر بسنے والا انسان بڑا بے ادب ہے۔اور اس پستی کے باشندے شریر، گستاخ اور ادب کے اصولوں سے ناواقف ہے۔

اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے تھا جو مسجود ملائک یہ وہی آدم ہے
عالم کیف ہے، دانائے رموز کم ہے ہاں مگر عجز کے اسرار سے نامحرم ہے
ناز ہے طاقت گفتار پہ انسانوں کو
بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

تشریح: عرش والوں نے میرے نالوں پر مزید اظہار خیال کرتے ہوتے کہا۔کہ یہ انسان اتنا گستاخ اور بے ادب ہے۔کہ اللہ سے بھی ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔کیا یہ وہی آدم ہے۔جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔یہ تو نشے اور مستی کی حالت میں معلوم ہوتا ہے۔کیونکہ یہ عقل و ہوش سے بے بہرہ ہے۔ اس میں عاجزی اور خاکساری کا مادہ بھی موجود نہیں۔خدا کے روبرو کیسی عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انسان اس سے بے خبر ہے۔یہ انسان صرف گفتار کا غازی ہے۔اور اپنی خطابت پر غرور رکھتا ہے۔لیکن اس بیوقوف کو بات کرنے کا طریقہ نہیں آتا۔کہ خدا کے روبرو کیسے بات کی جاتی ہے۔

آئی آواز غم انگیز ہے افسانہ تیرا اشک بیتاب سے لبریز ہے پیمانہ تیرا

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

آسماں گیر ہوا نعرۂ مستانہ تیرا کس قدر شوخ زباں ہے دل دیوانہ تیرا
شکر شکوے کو کیا حسن ادا سے تو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے

تشریح: اقبال فرماتے ہیں۔ کہ میرے بارے میں ابھی عرش والوں کی گفتگو جاری تھی۔ کہ ایک پر ہیبت آواز نے سب کو خاموش کر دیا۔ اور مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔ کہ اے انسان! تمہاری کہانی بہت الم ناک ہے۔ اور تمہاری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ تم نے جو مستانہ نعرہ لگایا ہے۔ وہ آسمانوں کو چیر کر عرش تک پہنچا۔ لیکن تیرے دیوانے دل نے تیرے لہجے میں گستاخی اور بے ادبی پیدا کی ہے۔ اس لئے عرش والے حیران ہو رہے ہیں۔

اے انسان! تم نے اپنی شکایت احسن طریقے سے مجھے پہنچا دی ہے۔ اور تم نے خدا اور بندے کو ہمکلام کرنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے، جوہر قابل ہی نہیں جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

تشریح: اللہ تعالیٰ نے علامہ اقبال کے نالوں کا جواب دیتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا میں کریم ہوں اور ہر وقت رحم اور فضل کرتا ہوں۔ لیکن کوئی مجھ سے رحم اور فضل طلب نہیں کرتا۔ میں کس کی راہنمائی کروں۔ جبکہ منزل کی طرف کوئی سفر کرنے والا ہی نہیں۔ عام لوگوں کی تربیت کی گئی ہے۔ سب کو پتہ کہ ہماری ذمہ داری کیا ہے۔ لیکن کوئی باصلاحیت فرد ہی موجود نہیں۔ یہ وہ مٹی نہیں۔ جس سے آدم میں آدمیت پیدا ہو جائے۔ ہم قابل اور باصلاحیت افراد کو ایران کے بادشاہوں جتنی عزت اور مرتبہ عطا کرتے ہیں اور جو لوگ نئی دنیائیں تلاش کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم اُن کو نئی دنیا بھی عطا کرتے ہیں۔ جس طرح ہم نے کولمبس کو امریکہ عطا کیا۔

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں امتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

بتشکن اُٹھ گئے باقی جو ہیں وہ بت گر ہیں تھا ابراہیم پدر اور پسر آذر ہیں

بادہ آشام نئے بادہ نیا خم بھی نئے

حرم کعبہ نیا، بت بھی نئے، تم بھی نئے

تشریح: آج کے مسلمانوں میں قوت اور طاقت نہیں، سب بے دینی کی طرف مائل ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ کے اُمتی اپنے پیغمبر کی رسوائی کا باعث بن رہے ہیں۔ جو میری توحید کی خاطر لڑتے تھے۔ اور بتوں کو فاش فاش کرتے تھے۔ وہ اس دنیا سے اُٹھ گئے ہیں۔ اور جو مسلمان دنیا میں موجود ہیں۔ وہ بت بنانے والے ہیں۔ تمہارا شراب، شراب کے پیالے اور شراب کے خم وہ نہیں ہیں جو پہلے تھے۔ تم نے بیت اللہ کو پس پشت ڈال اپنے لئے نئے کعبے تلاش کر لئے ہیں۔ تم نئے خداؤں کی عبادت میں مصروف ہو۔ تم بالکل نئے اور بدلے ہوئے لوگ ہو۔ تمہارے باپ دادا کی مثال ابراہیمؑ جیسی تھی۔ اور تم آذر ہو۔

صفحہ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟ نوعِ انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟

میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟ میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو۔

تشریح: اللہ نے اقبال کو مخاطب کرتے ہوئے فرید فرمایا۔ تمہارا یہ دعویٰ بالکل غلط اور لغو ہے۔ کہ ہم نے باطل کے خلاف لڑ کر اسے صفحۂ ہستی سے مٹایا تھا۔ اور انسانیت کو غلامی سے نجات دلائی تھی۔ تمہاری یہ بات بھی درست نہیں کہ تم نے اپنی سجدوں سے کعبے کو زینت بخشی تھی۔ اور میرے قرآن کو سینوں سے لگا کر اس کے احکامات کی پیروی کی تھی۔ یہ کارنامہ انجام دینے والے تمہارے آباؤ اجداد تھے۔ بتاؤ تم نے کیا کیا۔ تم تو بیکار اور نکمے ہو۔ اور آئندہ کل کے منتظر رہتے ہو۔

کیا کہا؟ بہر مسلمان ہے فقط وعدۂ حور شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور

عدل ہے فاطر ہستی کا ازل سے دستور مسلم آئین ہوا کافر تو ملے حور و قصور

تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں

جلوہ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

تشریح: تم کس منطق کے تحت یہ کہہ رہے ہو۔ کہ کافر کو دنیا میں حوریں دی گئی ہیں۔ اور مسلمان کے ساتھ حور کا صرف وعدہ کیا گیا ہے۔ اگر کوئی بے جا شکایت بھی کرتا ہے۔ تو اس اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ شکایت کرنے سے پہلے عقل سے کام لیکر خوب سوچ سمجھ کر شکایت کرے۔ شروع سے عدل و انصاف اس دنیا کے قانون میں شامل ہے۔ جب ہم نے دیکھا۔ کہ غیر مسلم اسلامی آئین کی پابندی کر رہے ہیں۔ تو ہم نے دنیا میں حوریں اور محلات اُنہیں عطا کر دے۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے۔ تو یہ عدل و انصاف کے خلاف ہوتا مسلمانوں میں ایسا کوئی ہمیں نظر نہیں آتا۔ جو حوروں کا طلبگار ہو۔ کوہ طور پر میرا جلوہ اب بھی جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ لیکن تم میں وہ موسیٰ موجود نہیں جو اس جلوے کی حقیقت سے پردہ اُٹھالے۔

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے   نشہ مے کو تعلق نہیں میخانے سے
ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے   پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے
کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصر نو رات ہے، دھندلا سا ستارہ تو ہے

تشریح: اے مسلمان! تمہارا وجود ایران کے مٹ جانے سے نہیں مٹ سکتا۔ شراب کے نشے کیلئے شراب خانے کی ضرورت نہیں۔ تو کسی خاص ملک کا وارث نہیں۔ جو اللہ کا ملک ہے وہ تمہارا ملک ہے۔ یہ بات ظالم اور اسلام دشمن تاتاریوں کی کہانی سے واضح ہوگئی ہے۔ کہ بتوں کے پوجنے والے کعبے کے نگہبان بن گئے۔ یہ تیری ذمہ داری ہے۔ کہ سمندر کے موجوں میں تو حق کی کشتی کا سہارا بنے۔ موجود زمانے میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اور تو اس اندھیرے میں ایک دھندلے ستارے کی مانند ہے۔ تو اگر چاہے تو اس رات کو روشن کر سکتا ہے۔

مثل بو قید ہے غنچے میں پریشان ہوجا   رخت بردوش ہوائے چمنستان ہوجا
ہے تنک مایہ، تو ذرے سے بیابان ہوجا   نغمۂ موج سے ہنگامہ طوفان ہوجا
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمدؐ سے اُجالا کردے

www.perfect24u.com

تشریح: جس طرح خوشبو غنچے میں بند ہوتی ہے۔اسی طرح تو بھی اپنے خول میں بند ہے۔اس خول سے نکل کر منتشر ہو جاؤ۔اور سامان سفر اپنے کاندھے پر ڈال کر چمن کی ہوا کی طرح ہر طرف چھا جاؤ۔تو بے حیثیت نہیں اگر تو چاہے۔تو ذرے سے بیابان بن سکتا ہے۔موج کے ہلکے سے نغمے کو کو طوفان کے ہنگامے میں تبدیل کرو۔ یہ کام تو عشق کے زور سے کرسکتا ہے۔اگر تیرے دل میں میرا سچا عشق ہے۔تو تو پست کو بلند کرسکتا ہے۔اور دنیا کو محمدؐ کے نام سے منور کرسکتا ہے۔

ہر کوئی مست کے ذوق تن آسانی ہے　　تم مسلمان ہو یہ انداز مسلمانی ہے
حیدری فقر ہے، نے دولت عثمانی ہے　　تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے
وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

تشریح: اے مسلمان! تو سست، کاہل اور بیکار ہے۔تم اپنے آپ کو کیسے مسلمان کہہ سکتے ہو۔تمہارا طور طریقہ اور وضع قطع مسلمانوں جیسا نہیں تم میں نہ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح بے نیازی اور فقر موجود ہے۔اور نہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی طرح سخاوت، تم اپنے بزرگوں کی برابری کا دعویٰ کیسے کرسکتے ہو۔جبکہ اُن کی ایک بھی عادت تم میں موجود نہیں۔تمہارے بزرگ پکے مسلمان تھے۔اور اقوام عالم میں سب سے زیادہ معزز تھے جبکہ تم نے قرآن کے احکامات سے روگردانی کی۔اسلئے زمانے میں ذلیل وخوار ہوئے۔

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تیری　　میرے درویش! خلافت ہے جہانگیر تیری
ماسوا اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تیری　　تو مسلمان ہو تو تقدیر ہے تدبیر تیری
کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

تشریح: اس شعر میں اللہ تعالیٰ مسلمان کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔اے مسلمان! اللہ سے سچا عشق ہی تیرا ہتھیار ہے۔اور تو اپنی حفاظت عقل سے کرسکتا ہے۔اے میرے فقیر بندے! تو پوری دنیا کا

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

وارث ہے۔اور تو پوری دنیا کا خلیفہ ہے۔تیری تکبیر کی آوازیں کافروں کیلئے آگ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر تو واقعی مسلمان ہے۔تو تو اپنی تدبیر سے تقدیر کو بدل سکتا ہے۔اگر تو نے اپنے پیغمبر کے نقش قدم پر چلنے کا ارادہ کیا۔تو میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا۔اور اس دنیا کی خلافت تو بہت معمولی شے ہے۔میں لوح وقلم کو بھی تیرے اختیار میں دے دونگا۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1:نظم کے مطابق مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں؟

(الف) علامہ اقبال کی یہ نظم کس ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

(ب) شکوہ سن کر فرشتوں نے کن خیالات کا اظہار کیا۔

(ج) اس نظم میں موجودہ دور کے مسلمانوں کی کن کمزوریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(د) اس نظم سے ایسے مصرعے چن کر لکھیں جن میں صنعت تلمیح کا استعمال ہو۔

(ہ) اس نظم کا نام ''جواب شکوہ'' کیوں رکھا گیا ہے۔

(و) ''بت بھی نئے'' کی تعریف کریں۔

(ز) آخری بند میں کس چیز کو مسلمان کی شمشیر کیا گیا ہے۔

(ح) اُمتی رسول اللہ کی رسوائی کا کیسے باعث بنتے ہیں۔

(ط) نبی کریمؐ سے محبت کرنے کا کیا انعام ہے۔

(ی) دنیا میں کس نام کی برکت سے روشنی کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

جواب:

(الف) علامہ اقبال کی یہ نظم ''مسدس'' کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

(ب) فرشتے عرش کے آس پاس انسان کی آواز سن کر حیران ہوئے۔اُنہیں اس بات پر حیرت تھی۔کہ انسان مٹی کا بنا ہوا ہے۔اس کے پر نہیں۔پھر یہ کیسے یہاں اُڑ کر پہنچ گیا۔اس کو اللہ نے فضیلت عطا کی اور فرشتوں کو اس کے آگے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا۔رب یہ اللہ سے بھی ناراضگی کا اظہار کر رہا

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ہے۔اور شوخی اور گستاخی کا مرتکب ہو رہا ہے۔اسے بات کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔

(ج) موجودہ دور کے مسلمان کمزور ہیں۔ بے دینی کی طرف مائل ہیں۔ اُن میں کوئی بت شکن نہیں۔سب بت گر ہیں۔اُن کے خیالات نئے ہیں۔اُن کا قبلہ اور کعبہ بھی نیا ہے۔

(د)

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئے دیتے ہیں ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے پاسبان مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

حیدریؓ فقر ہے کہ دولت عثمانؓ ہے تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

(ہ) علامہ اقبال نے جواب شکوہ سے پہلے ایک اور نظم "شکوہ" لکھا تھا۔جس میں اس نے اللہ سے گلے شکوے کئے تھے۔بعض کم فہم لوگوں نے علامہ کے اس نظم پر اعتراض کیا تھا۔چنانچہ جب علامہ نے اس نظم میں خدا کی طرف سے انسان کے گلے شکوؤں کا جواب دیا۔تو اس کا نام "جواب شکوہ" رکھا۔

(و) "بت بھی نئے" کا مطلب یہ ہے۔کہ موجودہ دور کے مسلمانوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے لئے نئے بت بنا رکھے ہیں۔اور خدا کی عبادت سے غافل ہو کر غیر اللہ کو اپنا ملجا و ماویٰ بنا رکھتا ہے۔

(ز) آخری بند میں عشق الٰہی کو مسلمان کا شمشیر کہا گیا ہے۔

(ح) مسلمان کمزور اور قوت عمل سے عاری ہیں۔ بے دینی کی طرف مائل ہیں۔اسلام کے احکامات سے روگردانی کر رہے ہیں۔خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ کے بندے بن گئے ہیں۔اسی وجہ سے وہ اپنے پیغمبر کی رسوائی کا سبب بن رہے ہیں۔

(ط) اگر مسلمان نے نبی کریمؐ سے سچی محبت کی۔تو دنیا کی حکومت کے علاوہ اسے آسمانوں کی حکومت بھی عطا کی جائے گی۔

(ی) اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو ہدایت کی ہے۔کہ صرف اور صرف محمد ﷺ کے نام سے دنیا کو منور کیا جا سکتا ہے۔

سوال 2:درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

مُنْفِعَتْ ، مُصْلِحَتْ ، رَمَضَان ، اَسْرَارْ ، سِپَرْ

سوال3: وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

کلام میں دو چیزوں کا ذکر کر کے دونوں کے درمیان فرق بتانے کو صنعت تفریق کہتے ہیں۔

اس نظم میں سے کم از کم تین ایسے اشعار تلاش کر کے لکھیں۔ جن میں صنعت تفریق موجود ہو۔

جواب:

مثل بو قید ہے غنچے میں، پریشان ہو جا رخت بردوش ہوائے چمنستان ہو جا

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

بت شکن اُٹھ گئے باقی جو رہیں بت گر ہیں تھا براہیم پدر اور پسر آذر ہیں

سوال4: درست لفظ چن کر خالی جگہ پر کریں۔

(الف) جواب شکوہ دراصل علامہ اقبال کے ایک اور نظم ـــــــــ کا جواب ہے۔

ساقی نامہ ، خضرِ راہ ، شکوہ ، طلوعِ اسلام

(ب) آئی آواز غم انگیز ہے ـــــــــ تیرا۔

افسانہ ، دیوانہ ، پیمانہ ، مے خانہ

(ج) قدسی الاصل ہے ـــــــــ پہ نظر رکھتی ہے۔

دولت ، ثروت ، رفعت ، قدرت

(د) بات کرنے کا سلیقہ نہیں ـــــــــ کو۔

انسانوں ، نادانوں ، دیوانوں ، حیوانوں

(ہ) عشق والے جسے کہتے ہیں ـــــــــ دنیا۔

ہلالی ، سوالی ، خیالی ، بلالی

جواب:

(الف) جواب شکوہ دراصل علامہ اقبال کے ایک اور نظم **شکوہ** کا جواب ہے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

(ب) آئی آواز غم انگیز ہے **افسانہ** تیرا۔

(ج) قدسی الاصل ہے **رفعت** پہ نظر رکھتی ہے۔

(د) بات کرنے کا سلیقہ نہیں **نادانوں** کو۔

(ہ) عشق والے جسے کہتے ہیں **خیالی** دنیا۔

سوال 5:اس نظم میں سے کم از کم دس ہم قافیہ الفاظ چن کر لکھیں۔

جواب:

(۱) نظر۔گذر (۲) چالاک۔بیباک (۳) رضوان۔انسان (۴) تگ وتاز۔پرواز
(۵) قابل۔گل (۶) خوگر۔پیغمبر (۷) بسایا۔لگایا (۸) چھڑایا۔لگایا (۹) دستور، قصور
(۱۰) مٹایا۔چھڑایا

سوال 6:اس نظم میں جو فارسی تراکیب استعمال ہوئی ہیں۔ اُن میں سے کم از کم دس تراکیب لکھیں۔

جواب:

(۱) لوح وقلم (۲) دولت عثمانی (۳) نغمہ موج (۴) عصر نو (۵) یورش تا تار (۶) جلوہ طور
(۷) حور وقصور (۸) شان کئی (۹) شوخ وگستاخ (۱۰) اہل زمین

☆......☆......☆

نظم ''بڑھے چلو''

(اختر شیرانی)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دشت	بیابان	ریگزار	ریگستان	سیل	طوفان

www.perfect24u.com